



ہجرت، دارالاسلام اور دارالکفر - شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ

ہجرت ، دارالاسلام اور دارالکفر شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ

داعش نے جو ساری دنیا کے مسلمانوں کو دعوت دی ہے وہ اپنے زیر کنٹرول عراقی اور شامی علاقوں کی طرف ہجرت کر آئیے تو اس میں بہت سی خرابیاں موجود ہیں۔

[یہ خبر بی بی سی کی ویب سائٹ پر بتاریخ 01 جولائی 2014ء کو نشر ہوئی تھی۔]

اسلام میں حرام کردہ گروہی تعصب اس طرح جھلکتا ہے اور اسلام کا نام بدنام ہوتا ہے۔

گروہی تعصب اور اس کے مفسد:

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: 'جو شخص کسی گروہ کے بارے میں یہ ٹھان لیتا ہے کہ جس

سے وہ دوستی کرے گا، اسے میں دوست رکھوں گا اور جس سے وہ دشمنی کرے گا، اسے دشمن سمجھوں گا تو ایسا شخص شیطان کے راستے میں لڑنے والے تاتاریوں جیسا ہے

اسی جیسا شخص نے مجاہد فی سبیل اللہ ہے، نہ مسلمان فوجی ہے اور نہ ہی اس کا مسلمان فوج کا حصہ ہونا جائز ہے، بلکہ یہ تو شیطانی لشکر کا حصہ ہے

چے جائیکے جا لے لو گے نزدیک، اور داعش میں تو اکثریت جا لے لی اگٹھے ہوئے ہیں، اس چیز کو اپنایا جائے کہ مسلمانوں میں سے جو بھی ہجرت کرے ان کے پاس نہ جائے، اس کی تکفیر کی جائے

اسی سلسلے میں ایک لطیف بھی سنتے جائیں ابو العباس اصم کہتے ہیں :

ایک مرتبے دو خارجی بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے ایک دوسرے کو کہنے لگا: ”یہ جو اتنی مخلوق ہے پھر رہی ہے، ان میں سے میرے اور تمہارے علاوے کوئی بھی جنت میں نہیں جائے گا“ دوسرا کہنے لگا: ”جنت تو زمین و آسمان سے بھی بڑی ہے، کیا صرف ہم دونوں کے لیے بنی ہے؟“ پہلا کہنے لگا: ”ہاں“ دوسرے نے کہا: ”پھر تم ہی اسے سنبھالو“ یہ کہہ کر اس نے خارجیت سے توبہ کر لی

[شرح أصول اعتقاد أهل السنن لللالکائی: 2317]

شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے ہجرت اور اس کے قواعد و ضوابط خوب واضح کیے ہیں فرماتے ہیں: ”نبی کریم نے فرمایا تھا:

”فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں ہے، لیکن جہاد اور نیت باقی ہے جب تم سے جہاد میں نکلنے کو کہے جائے تو نکل پڑا کرو“

[صحیح البخاری: 2783، صحیح مسلم: 4864]

دوسری حدیث میں فرمایا: ”جب تک دشمنوں سے جہاد

باقی رہے گا، ہجرت بھی باقی رہے گی۔“

[مسند أحمد: 22755، السنن الكبرى للنسائي: 7926،
سنن النسائي: 7748، صحيح ابن حبان: 4866]

دونوں احادیث ہی صحیح اور برحق ہیں وضاحت یہ ہے کہ پہلی حدیث میں وہ ہجرت مراد ہے جو آپ کے زمانہ مبارک میں ہوئی تھی یعنی مکہ اور دیگر عرب علاقوں سے مدینہ کی طرف ہجرت تو یہ ہجرت تب تک درست تھی جب تک مکہ دار الکفر اور دار الحرب تھا اور مدینہ دار الاسلام تھا لہذا صاحب استطاعت پر دار الکفر سے دار الاسلام کی طرف ہجرت کرنا لازم تھا۔

جب مکہ فتح ہو گیا اور سارا عرب مشرف بہ اسلام ہو گیا تو سارا عرب دار الاسلام بن گیا تب آپ نے فرما دیا: ”فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں رہے گی۔“

کسی بھی خطہ کا دار الکفر، دار الایمان یا دار الفاسقین ہونا ہمیشہ ہمیش کے لیے نہیں ہوتا بلکہ اس کے باشندوں کے اعتبار سے بدلتا رہتا ہے۔

حاشیہ (یہ بات ہی باریک فقیہی نکتہ ہے جس میں فقہاء غلطی کھاتے رہے ہیں کہ دار الکفر اور دار الاسلام کی تعریف کیا کی جائے؟ بعض معاصرین ابھی تک اسے مسجد نہیں پا رہے لہذا آپ خوب یاد رکھیے۔)

چنانچہ ہر وہ علاقہ جس کے باشندے مؤمن اور متقی ہوں، وہ اس وقت اولیاء اللہ کا علاقہ کہلائے گا اور جس سرزمین کے باشندے کافر ہوں گے، وہ اس وقت دار الکفر کہلائے گا اسی طرح جس سرزمین کے باشندے فاسق ہوں گے، اس وقت اسے دار الفاسقین کہیں گے گویا جس سرزمین میں جس طرح کے لوگ رہتے ہیں، وہ انہی سے منسوب ہو کر دار الکفر، دار الایمان، دار الفاسقین وغیرہ کہلائے گا۔

اسی طرح اگر مسجد کو شراب خانہ بنا دیا جائے یا وہاں فاسق و ظالم رہنے لگیں، یا اسے شرک کے اہل گرجا گھر میں بدل دیا جائے تو اپنی باشندوں کے

حساب سے اس کا نام بھی بدل جائے گا

اسی طرح اگر شراب خانہ یا دار الفاسقین وغیرہ کو مسجد بنا دیا جائے جس میں رب تعالیٰ کی عبادت شروع ہو جائے تو اسے پھر عبادت خانہ ہی کہنا جائے گا

اسی طرح اگر ایک نیک آدمی فاسق و فاجر بن جائے اور کافر مؤمن بن جائے، یا مؤمن کافر ہو جائے وغیرہ تو ہر ایک جس حال میں چلا جائے گا، اس پر وہی حکم لگے گا۔۔۔ انتہی

[مجموع الفتاویٰ لابن تیمیہ: 18/281]

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو اپنا دین کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے آمین